سوال

عدالت کے ذریعے نکاح کرنا

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعی حکم کے مطابق نکاح میں عورت کا ولی ہونا شرط ہے۔

سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لانِكَاحَ إِلابِوَلِيٍّ (سنن أبي داود، النكاح: 2085، سنن ترمذي، النكاح: 1101، سنن ابن ماجه، النكاح: 1881) **(صحیح).**

ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

دوسری حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّما امرأةٍ نكحت بغيرِ إذنِ مَوَاليها فنِكاحُها باطلٌ، فنِكاحُها باطلٌ، فنِكاحُها باطلٌ. (سنن أبي داود، النكاح: 2083، سنن ترمذي، النكاح: 1102) **(صحیح).**

جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گی اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

1۔ آپ کسی طریقے سے لڑکی کے والد کو راضی کریں، اگر لڑکی کے خاندان کے کسی آدمی یا کسی معتبر آدمی کے ذریعہ سے معاملہ حل ہوسکتا ہے تو حل کرنے کی کوشش کریں۔

2۔ سوال میں مذکور صورت حال کے مطابق اگر لڑکا دین دار ہے تو لڑکی کے والدین کو چاہیے کہ وہ یہ رشتہ کر دیں، لیکن ولی کی اجازت کے بغیر عدالت کے ذریعے نکاح کرنا صریح احادیث کے خلاف ہے اور باطل ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ (سنن ترمذي، النكاح: 1084) **(صحیح).**

جب تمہیں کوئی ایسا شخص شادی کا پیغام دے، جس کی دین داری اور اخلاق سے تمہیں اطمینان ہو تو اس سے شادی کر دو۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد عظیم برپا ہوگا۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتوی کمیٹی

1-فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی صاحب حفظہ اللہ

2-فضیلۃ الشیخ عبدالحلیم بلال صاحب حفظہ اللہ